ہمارا امام
صرف ایک
یعنی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر-۱۹۰۰۱

ہمارا امام

صرف ایک یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

مفت برائے تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پرفتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جا رہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں۔ سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعث ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں موثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو۔ امام سے مراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن میں امام کہلاتا ہو۔ امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمران ہو۔ امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لیے پیش رو بن جائے۔

بلکہ

امام سے مراد وہ امام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو، جس کا ہر فعل مشعلِ ہدایت ہو، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کے لیے دائمی ہو، جو معصوم ہو، جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

اس سے قبل ہم بتا چکے ہیں کہ حاکم صرف ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اس کے بندوں پر صرف اسی کا حکم چلتا ہے، دوسروں کا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہِ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو نبی یا رسول کہتے ہیں۔ رسول، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے

اس کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (النساء: ۸۰)

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔

رسول خود اپنی اطاعت نہیں کراتا بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء: ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے، اس کی اطاعت کی جائے۔

اطاعت (جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں) صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے لہٰذا بغیر اس کے حکم یا اجازت کے کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ کوئی شخص بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ کسی اپنے بندے کی اطاعت کو انسانوں پر فرض قرار دے دے۔ بندے خود کسی کو اطاعت کے لیے منتخب کریں تو گویا وہ خود الٰہ بن بیٹھے، اللہ تعالیٰ کے حقِ رسالت پر خود قابض ہو گئے اور یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام: ۱۲۴)

اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا فرمائے۔

لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطا فرماتا ہے اسے بنی نوع انسان کا امام و مطاع بنا دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مطاع اور امام بنائیں، پھر انہی کی اطاعت کریں، انہی کے فتووں کو سندِ آخر سمجھیں وہ شرک

…سالت کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے رسول کو رسالت یا امامت اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا (البقرہ: ۱۲۴) (اے ابراہیمؑ) میں تمہیں لوگوں کے لیے امام بنا رہا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہٰذا وہ دعا فرماتے ہیں:

وَمِن ذُرِّيَّتِي (البقرہ: ۱۲۴) (اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ (البقرہ ۱۲۴) (ہاں بناؤں گا لیکن) یہ وعدہ گنہگاروں کے لیے نہیں ہوگا۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گنہگار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے۔ لہٰذا جو معصوم ہوگا وہی امام ہوگا، جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور چند اور رسولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے

الْخَيْرٰتِ (الانبیاء: ۷۳) کی وحی کی تھی۔

اس آیت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان سے امام بنائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ امام صرف رسول ہی ہوتے ہیں۔ رسول کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنالیا جائے تو یہ شرک فی الامامت ہے رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں حَکَمْ ماننا اور اس کے فیصلہ کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (النساء: ۶۵)

(اے رسولؐ) آپؐ کے رب کی قسم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپؐ کو حکم نہ مان لیں اور جو فیصلہ آپؐ کریں اس سے کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اس کو برضا و رغبت تسلیم کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری سند ہیں جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، ان کے قول و فعل کو بلا چون وچرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا ان کو نبی کا درجہ دیدیتے ہیں۔ آیت بالا کی رو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو

...بِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ ...ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آل عمران: ۳۱)

تو میری پیروی کرو (میری پیروی کروگے تو) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ اللہ معاف کرنے والا۔ رحم کرنے والا ہے۔

رسولؐ ہی وہ ہستی ہے جس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت ملتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ؕ (النور: ۵۴)

اگر تم رسولؐ کی اطاعت کروگے تو ہدایت یاب ہو جاؤگے۔

وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (الاعراف: ۱۵۸) رسولؐ کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

کیا اللہ کی طرف سے ایسی سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں۔ اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہو سکتا ہے۔ کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے۔

رسولؐ ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ مُنَزَّل من اللہ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے۔ کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح و توضیح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (النحل: ۴۴)

(اے رسولؐ) ہم نے یہ شریعت آپؐ پر (اس لیے) نازل کی ہے تاکہ آپؐ لوگوں کے لیے نازل شدہ باتوں کی تشریح کر دیں اور لوگ (اپنی نجات کے متعلق) سوچ سکیں۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کے قول و فعل کی مخالفت کرنا فتنہ عظیم اور عذاب الیم کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (النور: ۶۳)

ان لوگوں کو جو رسولؐ کے قول و فعل کے مخالف ہیں ڈرتے رہنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا طریقہ تمام مسلمین کے لیے ضابطہ حیات ہے یہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق بن کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○ (الاحزاب - ۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا، اللہ کے نمونہ کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے، اور یہ شرک ہے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (النجم: ۳، ۴)

رسولؐ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، وہ جو کچھ کہتا ہے وحی ہوتی ہے۔

کیا یہ سند کسی کو حاصل ہے اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے رسولؐ ہی کی وہ ذات گرامی ہے جس کی ہر بات حق ہے، جو معصوم ہے، جو کبھی غلطی پر قائم نہیں رہتا۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ (النمل: ۷۹)

(اے رسولؐ) بیشک آپؐ درخشاں حق پر قائم ہیں۔

کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے۔ اگر نہیں ملی تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔

رسولؐ ہی وہ سراج منیر اور روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ ہو سکتا ہے اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں نہ شریعت الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا ہے نہ صراطِ مستقیم مل سکتی ہے۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا ہے۔

انسانوں میں رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملہ میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے۔ مومن کو رسولؐ کے فیصلہ ہی پر عمل کرنا ہوگا اور بس۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ (الاحزاب-۳۶)

مومن مرد اور عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسولؐ کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو پھر بھی انھیں اس معاملہ میں کسی قسم کا اختیار باقی رہے (کہ اس فیصلہ کے مطابق کریں یا نہ کریں) اور جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے۔ اگر نہیں دیا گیا تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے؟

کسی مومن کو اختیار نہیں کہ رسولؐ کا فیصلہ سننے کے بعد کوئی اور بات کہے سوائے اس کے کہ میں نے سنا اور میں اطاعت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (النور: ۵۱)

جب مومنین کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلایا جائے تاکہ اللہ اور اس کا رسولؐ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کا قول سوائے اس کے اور کچھ نہ ہونا چاہیے کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کیا یہ منصب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو عطا ہوا ہے۔ یقیناً نہیں اور جب یہ منصب کسی کو عطا نہیں ہوا تو پھر وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (الزخرف ۴۳)

(اے رسولؐ) بے شک آپؐ سیدھے راستہ پر ہیں۔

رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (المؤمنون ۷۳)

(اے رسولؐ) بے شک آپؐ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

رسولؐ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اس کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ

(اے رسولؐ کہہ دیجئے) میری پیروی کرو،

مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (الزخرف : ٦١) یہی سیدھا راستہ ہے۔

یہ آیات اس بات کی کھلی سند ہیں کہ رسولؐ صراط مستقیم پر ہے، رسول صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے، رسولؐ کی پیروی صراط مستقیم ہے۔ بتائیے یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس ہیں ؟ نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں ، ان کی بات آخری سند کیسے ہو سکتی ہے، ان کے فتوے اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر دعوت اور ہر پکار حیاتِ جاوداں بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ (الانفال ۲۴)	اے ایمان والو، جب اللہ اور رسولؐ تمہیں ایسی بات کی طرف بلائیں جو تمہارے لیے حیات بخش ہو تو فوراً ان کی بات قبول کرلیا کرو۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدان محشر میں باعث حسرت و ندامت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ (الفرقان ۲۷)	روز محشر گنہگار اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسولؐ کی پیروی کی ہوتی۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی سے رحمت ملتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

رَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ	میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ یہ رحمت میں ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ (الاعراف ۱۵۶، ۱۵۷)

کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی وہ لوگ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، جو تقیہ نہیں کرتا جو بے خوف و خطر حق کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ (الاحزاب: ۳۹)

جو لوگ اللہ کی رسالت کو پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے (وہی آپ کے لیے نمونہ ہیں)

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کرکے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں، ان کی ہر بات کیسے حق ہو سکتی ہے، وہ کیسے امام ہو سکتے ہیں۔ امام تو درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جو بے خوف و خطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے، طعنہ دینے والے کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

اَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (یونس: ۷۱)

تم اپنے تمام شرکا کو جمع کرو پھر (میرے خلاف) جو کچھ کرنا چاہو سب مل کر اس کا فیصلہ کرو، تمہاری تدبیر کا کوئی گوشہ تم سے مخفی نہ رہ جائے پھر میرے خلاف (جو چاہو) کر گزرو اور مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں :

فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ٥ (ہود : ۵۵)

تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کر لو پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے :

قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ٥ (الاعراف : ۱۹۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ اور (سب مل کر) میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کرو پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اس حکم الٰہی کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی قوم کو چیلنج دے دیا اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں کیا۔

الغرض رسولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ بے خوف و خطر ہر مسئلہ کو بیان کرتے ہیں خواہ مخالفین اس مسئلہ کو سن کر کتنے ہی غیظ و غضب میں آئیں۔ اگر رسول ایسا نہ کریں تو حق رسالت ادا نہیں ہوگا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط (المائدہ : ۶۷)

جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنا لیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں۔ ہم صرف ان کے ظاہری عقائد و اعمال کی بنا پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مومن ہیں لیکن ان کے مومن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں سو فیصدی صحیح ہوں گی۔ ان کی زبان سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلے گا، ان سے اجتہادی غلطی نہیں ہوگی۔ وہ تقیہ نہیں کریں گے۔ خوف و مصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے، نہ ہمارے پاس ان کے متعلق

وحیِ الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ خود ان اماموں کے پاس وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے ان کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتایئے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد: ۳۳)

اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اطاعتِ رسولؐ پر ہے۔ تمام اعمالِ حسنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہ کیے جائیں باطل ہیں۔ کیا یہ حیثیت بھی کسی اور کو حاصل ہے اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (آل عمران: ۱۶۴)

یقیناً اللہ نے مومنین پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسولؐ مبعوث کیا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے۔ کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیہ نفس ہونا یقینی ہے۔ کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کتاب و حکمت کا جو مفہوم بتایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء: ۵۹)

اگر تم لوگوں میں کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اس معاملہ میں اللہ اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو۔

کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی اور آخری سند مقرر کیا گیا ہے، اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ط (النساء: ۱۰۵)

(اے رسول ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان (اس طرح) فیصلہ کریں جس طرح اللہ آپ ﷺ کو بتائے۔

کیا کسی اور کے فیصلے بھی اللہ کی رہنمائی میں صادر ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے، جو خود ہدایت پر ہے اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے، جس کی اطاعت واتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے، جس کے پاس ان تمام باتوں کے لیے وحی الٰہی کی سند ہے اور وہ ہستی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ تو پھر بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت سے، کسی اور کو آخری سند یا امام بنانے سے سوائے نقصان کے اور کیا مل سکتا ہے۔ یہ نقصان دو قسم کا ہوگا۔ ایک شرک فی الرسالت

ایک شرک فی الامامت کا، دوسرا فرقہ بندی کا۔

شرک کسی قسم کا بھی ہو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا لہٰذا اس سے بچنا بڑا ضروری ہے ورنہ نجات ناممکن ہے۔

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ صرف ایک متفق علیہ امام کو امام مانا جائے۔ ایسا امام سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون ہو سکتا ہے، کوئی فرقہ ایسا نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الاتباع نہ مانتا ہو، ان کی پیروی کو ذریعۂ نجات نہ سمجھتا ہو۔

اتباع رسولؐ مقصد ہے علماء اور فقہا ذریعہ تو ہو سکتے ہیں مقصد نہیں بن سکتے، علماء اور فقہاء امام کی باتیں ہم تک پہنچانے والے ہیں خود امام نہیں ہیں۔ امام ہمارا صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام بنایا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

______ جمعیۃ اہل حدیث جموں و کشمیر

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابوحنیفہؒ سے سوال کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبدالبر ص ۱۴۰، ۱۴۱)